فرزند معاویہ، فرزند علی کی نظر میں

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

❀ نافع مولی ابن عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

مَشٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ وَأَصْحَابُهٗ إِلٰی مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَأَرَادُوهُ عَلٰی خَلْعِ يَزِيدَ، فَأَبٰی، فَقَالَ ابْنُ مُطِيعٍ : إِنَّ يَزِيدَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَتْرُكُ الصَّلَاةَ وَيَتَعَدّٰی حُكْمَ الْكِتَابِ، فَقَالَ لَهُمْ : مَا رَأَيْتُ مِنْهُ مَا تَذْكُرُونَ، وَقَدْ حَضَرْتُهٗ وَأَقَمْتُ عِنْدَهٗ، فَرَأَيْتُهٗ مُوَاظِبًا عَلَى الصَّلَاةِ، مُتَحَرِّيًا لِلْخَيْرِ، يَسْأَلُ عَنِ الْفِقْهِ، مُلَازِمًا لِلسُّنَّةِ، قَالُوا : فَإِنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ تَصَنُّعًا لَكَ، فَقَالَ : وَمَا الَّذِي خَافَ مِنِّي أَوْ رَجَا حَتّٰی يُظْهِرَ إِلَيَّ الْخُشُوعَ؟! أَفَأَطْلَعَكُمْ عَلٰی مَا تَذْكُرُونَ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ؟ فَلَئِنْ كَانَ أَطْلَعَكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ إِنَّكُمْ لَشُرَكَاؤُهٗ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَطْلَعَكُمْ فَمَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَشْهَدُوا بِمَا لَمْ تَعْلَمُوا، قَالُوا : إِنَّهٗ عِنْدَنَا لَحَقٌّ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ رَأَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُمْ : قَدْ أَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ عَلٰی أَهْلِ الشَّهَادَةِ، فَقَالَ : ﴿إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (الزّخرف : ٨٦) وَلَسْتُ مِنْ أَمْرِكُمْ فِي شَيْءٍ، قَالُوا : فَلَعَلَّكَ

تَكْرَهُ أَنْ يَتَوَلَّى الْأَمْرَ غَيْرُكَ، فَنَحْنُ نُوَلِّيكَ أَمْرَنَا، قَالَ : مَا أَسْتَحِلُّ الْقِتَالَ عَلٰى مَا تُرِيدُونَنِي عَلَيْهِ تَابِعًا وَلَا مَتْبُوعًا، قَالُوا : فَقَدْ قَاتَلْتَ مَعَ أَبِيكَ، قَالَ جِيئُونِي بِمِثْلِ أَبِي أُقَاتِلُ عَلٰى مِثْلِ مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ، فَقَالُوا : فَمُرِ ابْنَيْكَ أَبَا هَاشِمٍ وَالْقَاسِمَ بِالْقِتَالِ مَعَنَا، قَالَ : لَوْ أَمَرْتُهُمَا قَاتَلْتُ، قَالُوا : فَقُمْ مَعَنَا مَقَامًا تَحُضُّ النَّاسَ فِيهِ عَلَى الْقِتَالِ، قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ! آمُرُ النَّاسَ بِمَا لَا أَفْعَلُهُ وَلَا أَرْضَاهُ؟! إِذَا مَا نَصَحْتُ لِلّٰهِ فِي عِبَادِهِ، قَالُوا : إِذًا نُكْرِهُكَ، قَالَ : إِذًا آمُرُ النَّاسَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَأَلَّا يُرْضُوا الْمَخْلُوقَ بِسَخَطِ الْخَالِقِ، وَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ .

''عبداللہ بن مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ اور آپ کے چند ساتھی، (فرزند علی رضی اللہ عنہ) محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کے پاس آئے اور یزید کی بیعت توڑنے کو کہا، تو انہوں نے انکار کر دیا۔ سیدنا عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یزید شراب پیتا ہے، نماز کا تارک ہے اور کتاب اللہ کے احکامات میں زیادتی کرتا ہے۔ ابن حنفیہ رحمہ اللہ کہنے لگے: جو باتیں آپ ذکر کر رہے ہیں، میں نے اس میں نہیں پائیں، میں اس کے پاس گیا ہوں، وہاں قیام کیا ہے، میں نے اسے نماز کا پابند اور خیر کا متلاشی پایا ہے، وہ سنت کی پیروی کرتا تھا اور فقہ اسلامی کے متعلق سوال پوچھتا تھا۔ کہنے لگے: یہ سب آپ کو دکھانے کے لیے تھا۔ محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے عرض کیا: اسے مجھ سے کیا خوف یا اُمید تھی کہ میرے سامنے خشوع وخضوع ظاہر

کرتا؟ اچھا جو آپ لوگ اس کے شراب پینے کی بابت ذکر کر رہے ہیں، وہ اس نے آپ کو دکھایا ہے؟ اگر تو اس نے آپ کو دکھایا ہے، تو آپ بھی اس میں شریک کار ہوئے اور اگر اس نے آپ کو نہیں دکھایا، تو آپ کے لیے ایسی بات کی گواہی دینا جائز نہیں، جسے آپ جانتے ہی نہیں۔ انہوں نے کہا: بھلے ہم نے اسے نہ دیکھا ہو، مگر یہ بات ہمارے نزدیک سچ ہے۔ ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے کہا: گواہوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس بات کا انکار کیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ ''جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ جانتے بھی ہوں۔'' البتہ مجھے آپ کی باتوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ کہنے لگے: شاید آپ اپنے علاوہ کسی اور کو حاکم بننا پسند نہیں کرتے، چلیں ہم آپ کو اپنی حکومت کا سربراہ مقرر کر دیں گے۔ ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے کہا: جو آپ مجھے بنانا چاہتے ہیں، اس کے لیے نہ میں سربراہ بن کر قتال کر سکتا ہوں اور نہ کسی کی سربراہی میں۔ کہنے لگے: آپ نے اپنے والد (علی رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ قتال کیا تو تھا۔ ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے کہا: آپ میرے بابا جیسا لے کر تو آئیں، میں اسی اختلاف کی بنا پر قتال کروں گا، جس کی بنا پر میں نے (اپنے والد کے ہمراہ) قتال کیا تھا۔ انہوں نے کہا: چلیں، اپنے بیٹوں ابو ہاشم اور قاسم کو کہہ دیجیے کہ ہمارے ہمراہ قتال کریں۔ عرض کیا: اگر میں ان کو کہوں، تو گویا میں نے خود قتال کیا۔ کہنے لگے: پھر آپ ہمارے ساتھ کسی جگہ کھڑے ہوں اور لوگوں کو قتال کے لیے اُبھاریں۔ عرض کیا: سبحان اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کام کا حکم دوں، جسے میں خود نہیں کرتا اور نہ اسے پسند کرتا ہوں؟ جبکہ میں اللہ کے

لیے اس کے بندوں کی خیر خواہی چاہتا ہوں۔ کہنے لگے: پھر ہم آپ کو مجبور کریں گے! عرض کیا: میں لوگوں کو حکم دوں گا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور خالق کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی نہ کریں۔ پھر محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔''

(البِداية والنّهاية لابن كثير :653/11، وسندهٗ صحيحٌ)

❀❀❀❀❀❀❀